از عدالتِ عظمیٰ[1]

شری نارائن یشونت گور

بنام

یونین آف انڈیا و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 26، اپریل 1995

[آر ایم سہائے اور سجاتا وی منوہر، جسٹس صاحبان]

ملازمت کا قانون:

ملازم-تعیناتی- اولی محکمہ کی رضامندی کے ساتھ طویل مدت تک جاری رکھنا- تفویضی تقرری کے دوران اولی محکمہ میں ہونے والی قلیل مدتی آسامیاں-ایڈہاک ترقیوں کے ذریعے پر کی جانے والی ایسی آسامیاں تفویضی تقرری پر ملازم کو کوئی رسمی ترقی نہیں-واپسی پر بنیادی محکمہ میں ملازم کو عارضی بنیادوں پر ترقی دی گئی-عدالتی فیصلے کے پیش نظر ایڈہاک ملازمین کی معقول تقرری قرار دی گئی-واپس بھیجے گئے ملازم کو واپسی کی تاریخ سے مستقل طور پر تعینات تصور کیا گیا—قرار پایا کہ عدالتی فیصلے کا فائدہ وطن واپس آنے والے ملازم کو بھی دیا جانا چاہیے۔-اسے اس کے جونیئروں کی تصدیق ہونے کی تاریخ سے تصدیق شدہ سمجھا جانا چاہیے۔

نیشنل سیمپل سروے آرگنائزیشن میں کام کرنے والا اپیل کنندہ 6 مارچ 1961 کو محکمہ مردم شماری میں ٹیبولیشن آفیسر کے طور پر ڈیپوٹیشن پر گیا جہاں اس نے 21 اکتوبر 1969 تک کام کیا اور اسے بنیادی محکمہ اور یو پی ایس سی کی رضامندی سے مردم شماری کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر ترقی دی گئی۔ تفویضی تقرری کے دوران، ان کے بنیادی محکمہ میں ترقی کے لیے ان پر غور کیا گیا لیکن چونکہ صرف قلیل مدتی آسامیاں تھیں اس لیے انہیں کوئی عہدہ پیش نہیں کیا گیا اور نہ ہی انہیں اپنے ڈپارٹمنٹ میں واپس آنے کو کہا گیا۔ نتیجتاً وہ 31 دسمبر 1974 تک محکمہ مردم شماری میں رہے۔ اس عرصے کے دوران جب کہ ان کے جونیئروں کو ان کے بنیادی محکمہ میں ایڈہاک کی بنیاد پر ترقی دی گئی تھی، انہیں پروفارما ترقی نہیں دی گئی تھی۔ تاہم، ان کی وطن واپسی پر، انہیں ایڈہاک بنیاد پر 11.4.1975 پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طور پر مقرر کیا گیا۔ اس دوران نریندر چڈھا بمقابلہ یونین آف انڈیا میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر، [1986] 1 ایس سی آر 211 اپیل کنند گان کے جونیئر جنہیں 1969 اور 1975 کے درمیان ایڈہاک کی بنیاد پر مقرر کیا گیا تھا، انہیں ان کی ایڈہاک تقرریوں کی تاریخ سے ہی مستقل طور پر مقرر کیا گیا سمجھا گیا جس کے نتیجے میں وہ اپیل کنندہ سے سینئر بن گئے جنہیں ان کی وطن واپسی کی تاریخ سے ہی مستقل طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے ایڈمنسٹریٹو-ٹربیونل سے رابطہ کیا اور اسی راحت کا دعوی کیا جو نریندر چڈھا کے معاملے میں فیصلے کی بنیاد پر اسی طرح کے افراد کو دی گئی تھی لیکن اس سے انکار کر دیا گیا۔ اس لیے یہ اپیل۔ اپیل کی اجازت دینا اور ٹربیونل کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. اپیل کنندہ اسی طرح ان لوگوں کے ساتھ واقع تھا جنہیں اس عدالت نے فائدہ دیا تھا۔ اس لیے نریندر چڈھا میں دیا گیا فائدہ انہیں بھی دیا جانا چاہیے اور یہ سمجھا جانا چاہیے کہ وہ بھی اکتوبر 1969 سے اولی محکمہ میں ایڈہاک بنیاد پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ اسے اس تاریخ سے تصدیق شدہ سمجھا جانا چاہیے جب اس کے جونیئر کی تصدیق ہوئی تھی۔ چونکہ اپیل کنندہ کے جونیئروں میں سے ایک کو 22 مئی 1986 کو ایڈہاک کے طور پر ترقی دی گئی تھی جب اس عدالت نے 1969 سے اس کی سنیارٹی کا حساب لگاتے ہوئے فیصلہ دیا تھا اور اسے 1986 میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے طور پر ترقی دی گئی تھی، لہذا اپیل کنندہ کو بھی 17.3.1983 سے ڈپٹی ڈائریکٹر کے طور پر ترقی دی گئی سمجھی جائے گی۔ چونکہ اپیل کنندہ سبکدوش ہو چکا ہے اس لیے وہ ان تمام فوائد کا حقدار ہو گا جو اس حکم سے حاصل ہوتے ہیں۔

نریندر چڈھا و دیگراں بنام یونین آف انڈیا و دیگراں، [1986] 1 ایس سی آر 211، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2896، سال 1989۔

سنٹرل 29.1.83 ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے 1.83 کے فیصلے اور حکم سے، ٹی اے نمبر 493، سال 1986 میں۔

اپیل کنندہ کے لیے اے کے سنگھی۔

جواب دہندگان کی طرف سے اے این جے رام، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، سی وی سبّاراؤ، ٹی سی شرما اور محترمہ سشما سوری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ اپیل سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کی طرف سے منظور کردہ حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے انہیں وہی فوائد دینے اور بڑھانے کے لیے دائر درخواست کو خارج کر دیا گیا ہے جو اسی طرح نریندر چڈھا و دیگراں بنام یونین آف انڈیا و دیگراں میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر افراد کو دیئے گئے تھے، جس کی اطلاع [1986] 1 ایس سی آر 211 میں دی گئی ہے۔

جن مختصر حقائق کا ذکر کرنا ضروری ہے وہ یہ ہیں کہ اپیل کنندہ نے 25 جولائی 1950 کو بطور انسپکٹر نیشنل سیمپل سروے آرگنائزیشن میں شمولیت اختیار کی۔ انہیں 4 نومبر 1954 کو جانچ انسپکٹر کے طور پر ترقی دی گئی۔ انہیں 1955 میں مزید اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا۔ 6 مارچ 1961 کو انہیں ناگپور کے محکمہ مردم شماری میں تعینات کیا گیا اور انہوں نے 6 مارچ 1961 سے 21 اکتوبر 1969 تک ٹیبولیشن آفیسر کے طور پر کام کیا۔ پھر انہیں ان کے اولی ڈپارٹمنٹ میں رسمی ترقی دیا گیا۔ ٹیبولیٹر کے عہدے کو بعد میں سپرنٹنڈنٹ کے طور پر دوبارہ ڈیزائن کیا گیا۔ اپیل کنندہ کو محکمہ مردم شماری میں کام کرتے ہوئے 21 اکتوبر 1969 سے محکمہ مردم شماری کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر ترقی دی گئی اور وہ 31 دسمبر 1974 تک جاری رہا۔ جب وہ وہاں کام کر رہے تھے تو موجودہ شعبہ میں ان کی توجہ کے بارے میں ایک سوال پیدا ہوا۔ 21 جنوری 1970 کا ایک خط جو ٹریبونل کے ذریعے نکالا گیا ہے اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ محکمہ نے اس بات پر غور کیا کہ چونکہ اپیل کنندہ محکمہ مردم شماری میں تھا اور صرف قلیل مدتی آسامیاں تھیں، اس لیے اپیل کنندگان کو اس عہدے کی پیشکش کرنا یا اسے محکمہ میں واپس آنے کے لیے کہنا ضروری نہیں تھا۔ ان حالات میں انہوں نے محکمہ مردم شماری میں کام جاری رکھا۔ کوئی باقاعدہ خالی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے انہیں رسمی ترقی بھی نہیں دیا جا سکا۔ لیکن محکمہ مردم شماری میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر ان کی تقرری محکمہ مردم شماری، اولی محکمہ اور یونین پبلک سروس کمیشن کی رضامندی سے ہوئی۔ 1975 میں، وہ اپنے اولی محکمہ میں واپس آئے اور ایڈہاک بنیاد پر 11.4.1975 پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر مقرر ہوئے۔ جب وہ محکمہ مردم شماری میں تفویضی تقرری پر تھے تو ان کے جونیئروں کو بھی ان کے اولی محکمہ میں ایڈہاک کے طور پر ترقی دی گئی تھی۔ ان میں سے کچھ کو 1969 میں مقرر کیا گیا تھا۔ 11 فروری 1986 کو نریندر چڈھا (اوپر) کا فیصلہ اس عدالت نے دیا تھا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ وہ تمام افسران جنہیں تنظیم میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، انہیں ان کی ایڈہاک تقرری کی تاریخ سے ہی مستقل طور پر مقرر کیا گیا سمجھا جانا چاہیے۔ اس فیصلے کے نتیجے میں، وہ جونیئر جنہیں 1969-75 کے درمیان اولی محکمہ میں ایڈہاک بنیاد پر مقرر کیا گیا تھا، اپیل کنندہ سے سینئر بن گئے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس فیصلے نے فوائد کا اطلاق صرف ان لوگوں تک محدود کر دیا ہے جو محکمہ میں کام کر رہے تھے۔ چونکہ درخواست گزار محکمہ مردم شماری میں کام کر رہا تھا اور اسے 1975 سے آبائی محکمہ میں ایڈہاک مقرر کیا گیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھا، لہذا اسے اسی تاریخ سے نمایاں طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ لہذا درخواست گزار کے پاس ٹریبونل سے رجوع کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں بچا تھا جس نے اپیل کنندہ کے حق میں ہر فیصلہ ریکارڈ کیا ہے لیکن اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر اسے محکمہ میں ایڈہاک مقرر نہیں سمجھا جا سکتا۔

اوپر بیان کردہ حقائق واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اپیل کنندہ اسی طرح ان لوگوں کے ساتھ واقع تھا جنہیں اس عدالت نے فائدہ دیا تھا۔ ہو سکتا ہے وہ محکمہ مردم شماری میں کام کر رہے تھے۔ لیکن چونکہ محکمہ مردم شماری اور اولی محکمہ میں عہدہ ایڈہاک تھا اور محکمہ خود یہ سمجھتا تھا کہ محکمہ مردم شماری میں ان کے برقرار رہنے سے ان پر کوئی اثر نہیں پڑا اور اس لیے انہیں اولی محکمہ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے کی پیشکش نہیں کی گئی، اس لیے وہ متعصبانہ نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لیے نریندر چڈھا (اوپر) میں دیا گیا فائدہ اپیل گزار تک بڑھایا جانا چاہیے اور اسے بھی اکتوبر 1969 سے گریڈ IV میں اولی محکمہ میں ایڈہاک کی پر اسسٹنٹ بنیاد ڈائریکٹر کے طور پر کام کر رہا سمجھا جانا چاہیے۔ اسے اس تاریخ سے تصدیق شدہ سمجھا جانا چاہیے جب اس کے جونیئر کی تصدیق ہوئی تھی۔

ہمیں مزید پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ کے جونیئروں میں سے ایک شری چورسیا کو 22 مئی 1986 کو ایڈہاک کے طور پر ترقی دی گئی تھی جب اس عدالت نے 1969 سے ان کی سنیارٹی کا حساب لگاتے ہوئے فیصلہ دیا تھا اور انہیں 1986 میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے طور پر ترقی دی گئی تھی۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر کا عہدہ ترقی ل عہدہ ہے۔ یہ کوئی انتخابی عہدہ نہیں ہے۔ چونکہ اپیل کنندہ شری چورسیا سے سینئر تھا جسے 1983 سے ڈپٹی ڈائریکٹر کے طور پر ترقی دی گئی تھی، لہذا اپیل کنندہ کو بھی 17.3.83 سے ڈپٹی ڈائریکٹر کے طور پر ترقی دی گئی سمجھی جائے گی۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ ٹریبونل کا حکم خارج کر دیا جاتا ہے۔ اپیل کنندہ کی دعوی درخواست اوپر بتائے گئے طریقے سے کامیاب ہوتی ہے۔

ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ سبکدوش ہو چکا ہے۔ وہ ان تمام فوائد کا حقدار ہو گا جو اس حکم سے حاصل ہوتے ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document